ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.3 2022

ٹیلی ویژن سیریل 'دیوانگی' کی ثقافتی سماجی مختلف نمائندگی کا عملی تجزیہ

A FUNCTIONAL ANALYSIS OF THE CULTURAL SOCIAL DIFFERENT REPRESENTATAION OF TELEVISION SERIAL 'DIWANGI'

Adeel Anwar Adi
Department Of Urdu,
University Of Sargodha

Abstract:
Language is the basic feature of any society which reflects its social norms and culture. Language patterns vary from culture to culture and the concept of gender is a key factor in this scenario. There is enormous diversity in the language behavior of men and women. The purpose of the present study is to find out the language patterns of both men and women with reference to Pakistani society. Generally in Pakistani society men enjoy more power in all aspects of life whereas women have secondary status in various spheres of life.
Key Words:Pakistani Drama, Pakistani Channal, Pakistani Novel

تعارف:

گفتگو ایک خاص سماجی تناظر میں سرایت کرتی ہے۔ ایک طرف گفتگو کے مطالعہ کا مطلب یہ ہے کہ معاشرے کے اس کے اراکین کی زبان کے طریقوں کے سلسلے میں سماجی استحکام کے طریقہ کار کا مطالعہ کیا جائے اور دوسری طرف، اس کا مطلب صنفی عدم مساوات اور معاشرے کے زبان کے طریقوں کے درمیان تعلق کو حل کرنا ہے۔ لسانی مظاہر اس لحاظ سے سماجی ہیں کہ جب بھی لوگ بولتے یا سنتے ہیں، تو وہ ایسے طریقوں سے کرتے ہیں جو سماجی طور پر طے شدہ ہوتے ہیں اور سماجی اثرات ہوتے ہیں۔ لوگ اپنے انتہائی قریبی اور نجی ملاقاتوں میں جن طریقوں سے زبان استعمال کرتے ہیں وہ نہ صرف سماجی طور پر خاندان کے سماجی رشتوں سے متعین ہوتے ہیں، بلکہ ان تعلقات کو برقرار رکھنے میں مدد دینے کے لحاظ سے سماجی اثرات بھی ہوتے ہیں۔

شائستگی ایک ثقافتی مظاہر ہے اور ایک زیادہ مخصوص اصطلاح ہے جسے ہم دوسروں کے ساتھ بہتر تعامل کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ لوگ زبان کے ذریعے شائستگی کا استعمال کرتے ہوئے اپنی سماجی ثقافتی خصوصیت کے معیار کے طور پر تعلقات کو برقرار رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بشریات اور گفتگو کے مطالعے سے پتہ چلتا ہے کہ شائستگی نہ صرف تمام معاشروں اور ثقافتوں کا ایک لازمی رجحان ہے بلکہ اس کے شائستہ ہونے کے مختلف طریقے بھی ہیں جو ثقافتی سطح پر موازنہ کرنے پر متضاد ہو سکتے ہیں۔ FTAs اور FSAs شائستگی کی دو قسمیں ہیں۔ (Face Threaning Acts) FTAs منفی شائستگی پیش کرتے ہیں، جبکہ (Face Saving Acts) FSAs مثبت شائستگی پیش کرتے ہیں۔

1.1 چہرہ

چہرہ شائستگی کا ذریعہ ہے۔ یہ ہمارے مثبت اور منفی جذبات کو ظاہر کرتا ہے جو ایک عوامی خود کی تصویر کے طور پر کھڑے ہوتے ہیں جو دوسروں کے تئیں ہمارے جذبات اور رویوں کا اظہار کرتے ہیں۔ براؤن اور لیونسن (1987) کے مطابق، 'چہرہ ایک ایسی چیز ہے جو جذباتی طور پر لگائی جاتی ہے اور اسے کھویا، برقرار رکھا یا بڑھایا جا سکتا ہے'۔

1.2 صنف

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.3 2022

صنف معاشروں کے درمیان سماجی طریقوں کا ایک نظام ہے۔ زبان پر صنف کا بہت اثر ہوتا ہے۔ صنف کی سماجی تعمیرات غیر جانبدار نہیں ہیں؛ تاہم، وہ معاشروں کے ادارہ جاتی طاقت کے تعلقات میں ملوث ہیں۔ صنف ہماری ثقافت میں خاص طور پر ایک اہم مسئلہ ہے اس لیے بہت سارے ڈھانچے اور طرز عمل موجود ہیں جو ہمارے معاشروں کے مردوں اور عورتوں کی شناخت اور طرز عمل کے لیے نسخوں کو تقویت دیتے ہیں۔ Bandura and Walters (1963) کا دعویٰ ہے کہ افراد مواصلت اور مشاہدے کے ذریعے مردانہ اور نسائی ہونا سیکھتے ہیں۔ اس مطالعے کا مقصد صنفی مماثلت اور تقریر میں فرق کو جانچنا ہے۔

انداز، شوہر اور بیوی کے رشتے کے مخصوص تناظر میں بنایا گیا ہے۔ صنفی گفتگو پر تبصرہ کرتے ہوئے، ووڈ (1999) کہتے ہیں،' ہم صنفی معاشرے میں پیدا ہوئے ہیں۔ ہم ایک ایسی سماجی دنیا میں داخل ہوتے ہیں جو مردانہ اور نسائیت پر زور دیتی ہے۔

1.3 پاکستان میں صنف کا تناظر

عام پاکستانی معاشرہ مردانہ غلبہ والا معاشرہ ہے۔ عام طور پر زندگی کے تمام پہلوؤں پر مردوں کا قبضہ ہوتا ہے اور وہ خواتین کو مختلف طریقوں سے دباتے ہیں کہ عورتیں مکمل طور پر مردوں کے سپرد ہوجاتی ہیں۔ پاکستانی خواتین کی اکثریت کا تعلق دیہی علاقوں اور محنت کش طبقے سے ہے۔ یہ ناخواندہ اکثریت ہے جو طویل عرصے تک کام کرنے والی جسمانی مشکلات کی زندگی گزارتی ہے۔ فیصلہ سازی کی طاقت زیادہ تر مردوں کو دی جاتی ہے اور خواتین پر کم اعتماد کیا جاتا ہے۔ اگرچہ، تمام سماجی طبقات میں ایسا نہیں ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ یہ فرق اس زبان میں بھی واضح ہے جو موجودہ مطالعے میں مختلف سماجی طبقات میں مرد اور خواتین استعمال کرتے ہیں۔

1.4 میڈیا

میڈیا کسی بھی معاشرے کا نمائندہ ہوتا ہے۔ آج کل میڈیا ایک مضبوط آلہ ہے، جو مختلف ثقافتوں کے اصولوں کو متعارف کرواتا ہے جو ہماری سوچ، عالمی نظریات، اقدار اور دقیانوسی تصورات کو متاثر کرتے ہیں۔ یہ صنفی شناخت، جنسیت اور جسمانی تصویر کے ساتھ ساتھ جنسی کرداروں کو سماجی بنانے میں بھی حصہ ڈالتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ڈرامہ سیریل 'تیرے بن' کے انتخاب کی وجہ ان شوہروں اور بیویوں کے گفتگو کے تجزیے کے لیے ہے جو دو سماجی طبقات یعنی بالائی اور ادنٰی کی نمائندگی کرتے ہیں۔ میاں بیوی کی بات چیت ایک نجی مسئلہ ہے اور حقیقی زندگی سے ڈیٹا حاصل کرنا ممکن نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہم نے میڈیا کے ذرائع کو ثقافت کے تناظر میں زبان کے استعمال کا تجزیہ کرنے کے لیے شوہر اور بیوی کی زبان کے مخصوص حوالے سے استعمال کیا ہے۔

1.5 تحقیقی سوالات:

1۔ گفتگو کا آغاز کرنے والا کون ہے اور کتنی بار؟

2. شوہر اور بیویاں کتنے صنفی تبصرے استعمال کرتے ہیں؟

3. بات چیت کا آغاز سوالوں سے کون کرتا ہے اور کتنی بار کرتا ہے؟

4. میاں بیوی کے درمیان گفتگو میں کن مسائل پر بحث ہوتی ہے؟

5۔ کون بات چیت میں FTAs کا زیادہ استعمال کرتا ہے؟

1.6 مطالعہ کی اہمیت:

زبان کسی بھی معاشرے کی ثقافت کا ایک اہم پہلو ہے۔ یہ سماجی منظوری سے لے کر دوسروں کے ساتھ تعامل تک کے متعدد مقاصد کو پورا کرتا ہے۔ شوہر اور بیوی کے درمیان تعامل کی بنیاد کو سمجھنے کے لیے موجودہ مطالعہ اہم ہے۔ مطالعہ کے نتائج تحقیق کے اس شعبے میں کام کرنے والے محققین اور طلباء کے لیے مفید ثابت ہوں گے۔ اس سے ناظرین میں تنقیدی سوچ بھی پیدا ہوگی کہ ٹی وی ڈراموں میں زبان کے ذریعے صنفی کرداروں کا کس طرح استحصال کیا جاتا ہے۔

1.7 مفروضہ:

- شوہر بیویوں کے ساتھ بات چیت میں زیادہ ایف ٹی اے استعمال کرتے ہیں۔
- بیویاں اپنے شوہروں کے ساتھ بات چیت میں زیادہ FSA استعمال کرتی ہیں۔
- بات چیت کا آغاز بیویوں سے زیادہ شوہر کرتے ہیں۔
- شوہر زیادہ صنفی تبصرے دیتے ہیں۔

1.8 مطالعہ کی حد بندی:

گفتگو کے تجزیہ کے لیے نمونے کے طور پر صرف ایک ٹی وی ڈرامے کو منتخب کیا گیا ہے۔ شوہر اور بیوی کے درمیان ہونے والی گفتگو کا عملی تجزیہ ایف ٹی اے کے استعمال، بات چیت کا آغاز، سوال سے گفتگو کا آغاز کون کرتا ہے، صنفی تبصروں کا استعمال اور جوڑوں کی طرف سے زیر بحث مسائل پر مبنی ہے۔

2. ادب کا جائزہ:

ٹی وی ڈرامے اور فلمیں ان خواتین کے لیے مقررہ کردار کو تقویت دیتی ہیں جو اپنے خاندان کی بھلائی کے لیے قربانی دیتی ہیں، جو اپنے خاندان کی طرف سے ان پر مسلط کردہ تمام مصائب کو بغیر کسی شکایت کے جھیلتی ہیں۔ صرف لبے عرصے تک تکلیف اٹھانے والی خواتین ہی کو عزت سے نوازا جاتا ہے۔ Touchman (1979) خواتین کی تحقیق پر تنقید کرتا ہے کہ میڈیا کے روایتی سوالات کو وسعت دینے یا ان کی نئی وضاحت کرنے کے لیے بہت کم کام کیا گیا ہے۔ ٹی وی ڈراموں اور اشتہارات کے بہت سے مطالعے ہمیں خواتین کے مقام کی خصوصی اور الگ الگ نوعیت کا پتہ دیتے ہیں۔ ایک ہی وقت میں، یہ مطالعات اس بات پر غور کرنے کے لیے تجزیاتی زمرے فراہم کرتے ہیں کہ کس طرح غلبہ اور محکومیت میڈیا میں غیر ارادی طور پر ظاہر ہوتی ہے۔

Fairclough (1989) کے مطابق، گفتگو ایک منظم عمل ہے اور اسے منظم طریقے سے ترتیب دیا جاتا ہے۔ افراد ان ڈھانچے کو ایک دوسرے کے ساتھ تعامل کے لیے بناتے ہیں۔ ان ڈھانچے کو سماجی ڈھانچہ کہا جاتا ہے اور یہ ہر روز کے عمل میں موجود ہوتے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ گفتگو ایک سماجی سرگرمی ہے۔ دوسروں کے ساتھ بات کرنے میں ان کے احساسات، خیالات اور ضروریات کے بارے میں سوچنا شامل ہے، کیونکہ ہمارے الفاظ دوسروں کو پریشان یا ناراض کر سکتے ہیں۔

گفتگو کے نظریہ میں جنس ایک اہم کردار ادا کرتی ہے۔ مردوں کی زبان عورتوں سے مختلف ہے۔ مرد شائستگی سے کم فکر مند نظر آتے ہیں اور بعض اوقات متوقع آن لائن طرز عمل کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔

Coates (1986) کے مطابق، مرد اور عورت اپنے بات چیت کے رویے کے لحاظ سے مختلف ہیں۔ ان کی تقریر میں فرق کو متاثر کرنے والے دو عوامل ہیں۔ سب سے پہلے غلبہ کا نقطہ نظر جس کا مطلب ہے کہ زندگی کے تمام معاملات میں مردوں کا غلبہ اور عورتوں کی محکومیت۔ زندگی کے تمام معاملات پر مردوں کی گرفت ہوتی ہے اور خواتین کو اپنی صحت کے لیے ان پر انحصار کرنا پڑتا ہے۔ دوسرا نقطہ نظر فرق کا نقطہ نظر ہے جو اس بات پر زور دیتا ہے کہ مرد اور عورت کا تعلق مختلف ذیلی ثقافتوں سے ہے اور اس وجہ سے ان کے لسانی نمونے ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ خواتین کو اکثر مردوں کے مقابلے میں بے اختیار سماجی گروپ سمجھا جاتا ہے جو تمام شعبوں میں مضبوط مقام رکھتے ہیں اور یہ غلبہ بات چیت میں بھی موجود ہے۔ لیکوف (1975) کے مطابق، مرد غالب معاشرے میں، خواتین کی پرورش تقریر، طاقت، اور زبردستی مردانہ خصوصیات کے طور پر جس سے انہیں بچنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ خواتین تقریر کا انداز استعمال کرتی ہیں جس میں شائستگی کی حکمت عملی، ہچکچاہٹ اور غیر یقینی صورتحال ہوتی ہے۔

خواتین کی زبان کے بارے میں بات کرتے ہوئے رحمٰن (1999) کا کہنا ہے کہ خواتین کی جانب سے استعمال کیے جانے والے مخصوص الفاظ ہیں جو ان کی ہمت کی کمی اور ان کی بے اختیار پوزیشن کو ظاہر کرتے ہیں۔ بیویوں کو مخاطب کرنے کے لیے مرد مختلف الفاظ استعمال کرتے ہیں جیسے اردو میں TU، TUM، AAP، پنجابی میں TUSI،

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.3 2022

TUN۔ بیویوں کو مخاطب کرنے کے لیے لفظ کا انتخاب ہر طبقے سے مختلف ہوتا ہے۔ شوہر اور بیوی کے درمیان روزانہ کی گفتگو میں، مختلف زبان کے نمونے رسمی اور تعلقات کی مختلف سطحوں کو ظاہر کرتے ہیں۔ براؤن اور لیونسن (1987) نے متعدد مثبت اور منفی حکمت عملیوں کی فہرست دی ہے جن میں درج ذیل ہیں:

لوگ کیسے فیصلہ کرتے ہیں کہ حقیقی زندگی کے حالات میں مختلف حکمت عملیوں کو استعمال کرنا ہے یا نہیں؟ لوگ تین عوامل پر غور کرتے ہیں FTA :جس پر وہ غور کر رہے ہیں وہ کتنا خطرناک ہے، فریقین کے درمیان کتنا سماجی فاصلہ ہے، پارٹیوں کے درمیان طاقت کے تعلقات کیا ہیں۔ اسپیکر کی حکمت عملی سماجی فاصلے اور طاقت پر منحصر ہے۔ فاصلے اور طاقت کے درمیان فرق یہ ہے کہ فاصلہ متوازی تعلق ہے جبکہ طاقت غیر متناسب، درجہ بندی ہے۔ ہم ان لوگوں کے ساتھ مختلف طریقے سے ایف ٹی اے انجام دینے کی طرف مائل ہیں جن کے ہم سماجی طور پر قریب ہیں اور جن سے ہم زیادہ دور ہیں۔

اگر کوئی اسپیکر کسی کارروائی کو دھمکی آمیز سمجھتا ہے تو ابتدائی انتخاب

اسے یہ کرنا ہوگا کہ آیا اسے بالکل بھی انجام دینا ہے۔ اگر کوئی اسپیکر دھمکی آمیز کارروائی کے ساتھ آگے بڑھنے کا فیصلہ کرتا ہے تو اسے یہ انتخاب کرنا ہوگا کہ آیا اسے 'آف ریکارڈ 'انجام دینا ہے جو کہ مضمر ہے یا' آن ریکارڈ'۔

3. طریقہ کار:

موجودہ مطالعہ میں استعمال شدہ تحقیقی طریقہ کار وضاحتی اور تجزیاتی ہے۔ مطالعہ میں ہم نے جو طریقے استعمال کیے وہ معیار اور مقداری ہیں۔ کوالٹیٹیو ڈیٹا اکٹھا کرنے کے لیے استعمال کی جانے والی تکنیکوں کے اکاؤنٹ میں پی ٹی وی کراچی سینٹر سے ٹیلی کاسٹ ہونے والے ٹی وی ڈرامے 'تیرے بن' کا گہرائی سے مشاہدہ شامل ہے۔ ہم نے دو جوڑوں کی گفتگو کا تقابلی تجزیہ کیا تاکہ ان کی گفتگو میںFTAs ، FSAs کے استعمال اور سوالات کے آغاز کا پتہ لگایا جا سکے۔ شرح کے ساتھ کلمات کی کل تعداد کو مقداری تجزیہ کے مقصد کے لیے جدولوں میں دکھایا گیا ہے۔

ڈیٹا اکٹھا کرنے کے لیے ذرائع ابلاغ کو بطور ذریعہ منتخب کرنے کی وجہ یہ ہے کہ یہ معاشرے کے اصولوں اور اقدار کی عکاسی کرتا ہے۔ یہ مختلف سماجی طبقات کے شوہر اور بیوی کے کردار کے رشتے کو بھی پیش کرتا ہے۔

تجزیہ کے لیے ڈرامہ سیریل 'تیرے بن' کو بطور نمونہ لیا گیا ہے۔ یہ سیریل تیرہ اقساط پر مشتمل ہے اور تمام اقساط کو تجزیہ کے لیے لیا گیا ہے۔ اس ڈرامے میں بہت سے کردار ہیں لیکن جن مخصوص کرداروں کی گفتگو کو تجزیہ کے لیے لیا گیا ہے وہ شوہر اور بیوی ہیں :ایک جوڑا اعلیٰ طبقے سے اور دوسرا نچلے طبقے سے۔

دونوں طبقوں میں عورت کا مقام یکساں نہیں ہے جیسا کہ اعلیٰ طبقے میں عورت کو مرد کے برابر درجہ حاصل ہے، جب کہ نچلے طبقے میں عورت اپنے شوہر کی تابعدار اور محتاج ہے۔ سیریل میں، بہت سے عوامل ہیں جو دونوں جوڑوں کے باہمی تعامل پر گہرا اثر ڈالتے ہیں۔ نچلے طبقے سے تعلق رکھنے والے مرد) شوہر (کا مقام عورت) بیوی (سے بلند ہے۔ خاندان کا روٹی جیتنے والا مرد فیصلہ ساز ہونے کے ساتھ ساتھ غالب بھی ہے۔ یہ اثر شوہر اور بیوی کے درمیان تنازعہ کا ایک مضبوط نقطہ ہے جو ان کے تعلقات کو متاثر کرتا ہے۔ اعلیٰ طبقے میں مرد) شوہر (اور عورت) بیوی (کا مقام برابر ہے۔ خود شناسی کا مسئلہ اس معاملے میں میاں بیوی کے درمیان تنازعہ کا معاملہ ہے۔

ہم نے ڈیٹا اکٹھا کرنے کے مقصد کے لیے ڈی وی ڈی کا استعمال کیا ہے۔ ہم نے میاں بیوی کے تمام مکالمے نوٹ کیے، کرداروں کے مکالمے نقل کیے اور

پھر الفاظ کا تجزیہ کیا۔ ہم نےFTAs ، FSAs کے استعمال کو اجاگر کرنے کے لیے دونوں جوڑوں کے مکالموں کا فائدہ اٹھایا، گفتگو کا آغاز کرنے والے، صنفی تبصروں کا استعمال، کرداروں کے سوالات کا استعمال اور ڈرامے میں زیر بحث اہم مسائل کو مقداری تجزیہ اور وضاحت کے ذریعے اجاگر کیا۔ معیار کے تجزیہ کے لیے

4. ڈیٹا تجزیہ:

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.3 2022

اس حصے میں ڈیٹا کے تجزیہ کی تفصیلی وضاحت ہے۔ ہم نے موجودہ تحقیق کے اعداد و شمار کا جدول کی شکل میں تجزیہ کیا ہے۔ میزیں نتائج کو مقداری شکل میں دکھانے کے لیے بنائی گئی ہیں۔ اعداد و شمار کا معیاری تجزیہ کرنے کے لیے، ہم نے ٹیبلیٹڈ نتائج کی تفصیلی وضاحت دی ہے۔

نچلادرجا		اعلی طبقے	
حضور بخش	ساجدہ	اسد	تانیہ
16/21	5/21	7/14	7/14

جدول 4.1 گفتگو کا آغاز کرنے والا کون ہے اور کتنی بار؟

اس ڈرامے میں، دو جوڑے دو مختلف سماجی طبقات کی نمائندگی کرتے ہیں، اوپری اور نچلی۔ لیکوف (1975) کے مطابق، خواتین کی زبان کا انداز ہچکچاہٹ، شرم اور کم خود اعتمادی کی عکاسی کرتا ہے۔ ان کی زبان مختلف شائستگی کی حکمت عملیوں کا مجموعہ ہے۔ نچلے طبقے کی نمائندگی کرنے والے ایک جوڑے کی گفتگو کے نتائج لیکوف کی رائے کی تائید کرتے ہیں۔ اکیس میں سے حضور بخش نے سولہ بار گفتگو شروع کی اور ساجدہ نے پانچ بار گفتگو کی۔ یہ ایک دوسرے کے ساتھ بات چیت کے عمل میں عورت پر مرد کے اختیار اور خواتین کی طرف سے کم خود اعتمادی کو ظاہر کرتا ہے۔

دوسری طرف، اعلیٰ طبقے کی نمائندگی کرنے والا دوسرا جوڑا مختلف نتائج دکھاتا ہے۔ گفتگو کے دوران میاں بیوی کے قدم برابر ہوتے ہیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ دونوں برابر کی حیثیت سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔

کردار	صنفی تبصرے	صنفی تبصرے
	خواتین کے بارے میں	مردوں کے بارے میں
ساجدہ	3	1
حضور بخش	9	3
اسد	1	1
تانیہ	7	2

جدول 4.2 صنفی ریمارکس کے استعمال پر بحث

مندرجہ بالا اعدادوشمار رومین (1998) کے مطالعہ کی تائید کرتے ہیں کہ زبان صرف معاشرے کی غیر فعال عکاسی نہیں ہے بلکہ اسے تخلیق بھی کرتی ہے۔ کچھ منفرد اور مخصوص عناصر ہیں جو ہمیشہ جنس سے جڑے رہتے ہیں۔ یہاں اس سیریل میں، دونوں جوڑے صنفی تبصرے استعمال کرتے ہیں۔ پورے سیریل میں دونوں جوڑے چھبیس صنفی تبصرے استعمال کرتے ہیں جیسے

101. حضور بخش: سہی کھا وہ کسی نی اورت زت کی بات تو کھوری میں ہوتی ہے۔

حضور بخش: گشتی اورات۔

84. حضور بخش: بُلری یا خُبصورت اورات کی فطرت ایک ہی ہوتی وہ۔

.46حضور بخش :بزدل مت بننا۔ مرد بننا وہ مرد استعمال کرتا ہے۔

.180ساجدہ :محبت اور کا زیور ہوتا وہ۔

.154ساجدہ :روزگار کو آدمی کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔

.378اسد :مرد کی محبت بے اعتبار چیز ہوتی وہ۔

.380اسد):اورات کی محبت (چوہے کی رانی کی ترہ ہوتی وہ۔ پھول سے دکھائی نہیں دیتا لیکن خشبو دور تک پھل جاتی وہ۔

.71تانیہ :اورت ہونا گلامی کا دسرا نام وہ۔

.351تانیہ :مردن کا لبرل ازم سرف مردون کے جھوٹ ہوتا ہے۔

مندرجہ بالا ریمارکس سے پتہ چلتا ہے کہ نچلے طبقے سے تعلق رکھنے والا مرد کردار واضح اور مستند ریمارکس دیتا ہے، جب کہ اسی طبقے سے تعلق رکھنے والی خاتون کردار کے ریمارکس مضمر اور عمومی ہوتے ہیں۔ اسی رجحان کا مطالعہ ٹینن (1990a) نے کیا ہے جو اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ مرد اور عورت کے مواصلاتی انداز میں اکثر فرق ہوتا ہے کیونکہ مرد براہ راست اور زبردست انداز استعمال کرتے ہیں، جبکہ خواتین زیادہ بالواسطہ اور مباشرت کا انداز استعمال کرتی ہیں۔ لیکن اسی رجحان کو اعلیٰ طبقے سے تعلق رکھنے والے دوسرے جوڑے کے مطالعے میں چیلنج کیا گیا ہے جہاں دونوں کردار بالواسطہ اور مضمر صنفی تبصرے استعمال کرتے ہیں۔

کردار	سوال
ساجدہ	7
حضور بخش	15
اسد	10
تانیہ	10

جدول 4.3 حروف کے لحاظ سے سوالات کے استعمال پر بحث

نچلے طبقے کے ایک جوڑے سے متعلق مذکورہ بالا دریافت فش مین کے مطالعہ (1983) کی تائید کرتی ہے جس نے خواتین کو حاصل غیر مساوی حقوق کو بیان کیا ہے اور

مرد یہاں اس جوڑے کے معاملے میں بات کا کنٹرول زیادہ تر حضور بخش کو دیا جاتا ہے جو گفتگو پر حاوی ہونے کا اختیار رکھتے ہیں۔ زیادہ تر وہ سوالات کرتا ہے اور ساجدہ کو ان سوالوں کے جواب دینے کے لیے ذمہ دار سمجھا جاتا ہے۔

.1حضور بخش :تو ہستی ہے؟

.232حضور بخش :جب مینے تم سب کچھ کرنا سے مجھے کیا تھا پھر تمہیں کون کر رہا ہے؟

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.3 2022

.31ساجدہ :کیا کر رہے ہو؟

لیکن اعلیٰ طبقے سے تعلق رکھنے والے دوسرے جوڑے کے معاملے میں، اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ بات چیت کا کنٹرول شوہر اور بیوی کے درمیان یکساں طور پر لطف اندوز ہوتا ہے۔ اس معاملے میں مرد کا غلبہ اور عورت کی محکومیت نظر نہیں آتی۔

.333اسد :یہ بتاتے ہیں قرزا وپس کرین گی آپ؟

.62تانیہ :کیا ہم یہاں، کیا ٹارچر سیل مین رہنا ہو گا؟

کردار	مسائل	
ساجدہ / حضور بخش	اقتصادی	8
)نچلادرجا(	شناخت	9
اسد/تانیہ		
)اعلی طبقے(		

جدول 4.4 دو کلاسوں میں زیر بحث مسائل

حضور بخش اور ساجدہ کے درمیان تنازعہ کا بنیادی ذریعہ معاشی مسئلہ ہے۔ حضور بخش گفتگو پر حاوی ہے کیونکہ وہ خاندان کی روٹی جیتنے والا ہے اور ساجدہ کو اس معاملے پر ان سے بحث نہیں کرنی چاہیے کیونکہ یہ معاملہ مردوں کے ذریعے حل کیا جاتا ہے۔ عورت ہونے کے ناطے اسے گھر کی چار دیواری میں قید رہنا پڑتا ہے اور غربت کا خمیازہ خاموشی سے مگر نہ چاہتے ہوئے بھی برداشت کرنا پڑتا ہے۔

.17حضور بخش :جنگل جنگل روزی کمانے کے جھوٹ پھرتا ہوں تم لوگو کے جھوٹ۔

پھرتا ہوں کے نہیں؟

.80حضور بخش :شکر کر شکر کر۔ تجھے مل رہا وہ سب کچھ۔ کل سے یہ بھی نہیں ملے گا۔ دھندا ٹھپ ہوگا وہ میرا۔

.85ساجدہ :شکار نہ ملنے سے آپ کو شکار نہیں بنتے۔

.16ساجدہ :یہ فالتو بات نہیں مجھے کھورک کی ضرورت ہے۔ دوا کی ضروت وہ۔

اسد اور تانیہ کے معاملے میں، شناخت اہم اور اہم مسئلہ ہے جو ان کی گفتگو کا موضوع ہے اور ہمیشہ ان کے تعلقات کو متاثر کرتا ہے۔ اسد اور تانیہ

دونوں کا تعلق اعلیٰ طبقے سے ہے جس کی سماجی حیثیت ایک جیسی ہے۔ خود شناسی کا مسئلہ ان کی گفتگو میں مستند لہجے میں جھلکتا ہے۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.3 2022

اسد :میرے دستخط کس ہچکچاہٹ سے؟ آپ کے شہر کی پریشانی سے یا اے سی کی پریشانی سے؟ تانیہ :ایک اے سی کی بیوی کو کیا شکائت ہو سکی وہ۔ سب کچھ تو وہ محض پاس۔

تانیہ :کیا ناشا وہ پاور مین ہے۔ اقتدار مرد ہے۔ آپ نے زندگی داؤ پر لگا دن۔

کردار	کل کلمات	ایف ٹی اے
حضور بخش	26	
ساجدہ	6	
اسد	8	
تانیہ	7	

جدول 4.5 :حضور بخش اور ساجدہ کے ذریعے ایف ٹی اے کا استعمال؛ اسد اور تانیہ ایک دوسرے کے ساتھ بات چیت میں

ایک جوڑے سے متعلق نتائج لیکوفز (1975) کی حمایت کرتے ہیں۔

خواتین کی زبان ان کے ماتحت مقام کی عکاسی کرتی ہے۔ مرد اپنی سماجی طاقت اور طاقت کی وجہ سے خواتین کے مقابلے میں کم شائستگی کی حکمت عملی استعمال کرتے ہیں۔

اعداد و شمار کے تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ حضور بخش نے ساجدہ کے مقابلے میں زیادہ ایف ٹی اے استعمال کیے جنہوں نے زیادہ ایف ایس اے استعمال کیا۔ حضور بخش کی طرف سے ایف ٹی اے کا استعمال ان کی پوزیشن کو طاقتور اور ساجدہ کی طرف سے ایف ایس اے کا استعمال ان کی پوزیشن کو بے اختیار اور ماتحت ظاہر کرتا ہے۔

حضور بخش اور ساجدہ کے زیر استعمال کچھ FTAs اور FSAs یہ ہیں:

56. حضور بخش :جب مرد گھر والوں نے مرغی کو بیاواں خاص ہوتی مرغی کھایا۔ چے پانی کی کرتی مرغی۔ Yahan her wqat sog pra rehta he.

10۔ ساجدہ :مجھے آرام کی ضرورت ہے۔ میرا مطلب وہ وقف آگر...

11۔ حضور بخش:بچے تو اُٹھنے والی اورٹوں کے بھی ہو جاتے مرغی۔ چھنگی بھلا ہی تو کیا ہوا تجھے؟

89. ساجدہ :مجھے اپنے مسلوں کے ننگے آدمی کون نہیں بتاتا؟ مین تم سے الگ تو نہیں ہوں گے۔

90. حضور بخش :تو سے خود ایک مصلے وہ۔ تم کیا مسلہ حل کریگی میرا؟

اس کے برعکس، لاکوف کے دلائل کو دوسرے جوڑے جو اعلیٰ طبقے سے تعلق رکھتے ہیں چیلنج کرتے ہیں۔ اعلیٰ سماجی طبقے کے نمائندے اسد اور تانیہ مساوی حیثیت رکھتے ہیں اور اس سے ان کی گفتگو متاثر ہوتی ہے۔ نتیجے کے طور پر، دونوں کرداروں کے FTAs کی تعداد تقریباً برابر ہے۔ دونوں حروف کے ذریعہ استعمال کردہ کچھ FTAs یہ ہیں:

341. تانیہ :یہ جنگ کب تک چلیگی؟ کیا ترہ ایک گھر میں لوگ لاگ نہیں رہ سکتے ہیں۔

342. اسد :پہلے آپ اپنی جگا فی موجود نہیں تیلی۔ اب مین نہیں ہن۔ کیا فارک پارٹا وہ؟

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.3 2022

343. تانیہ :کب تک گول مول جب دیں گے؟ آپ محفوظ بات کون نہیں کرتے؟

344. اسد :صاف بات یہ کہ آپ اپنی زندگی کے ساتھ میری زندگی جوڑنا ہی نہیں چاہتے۔

تجزیہ سے پتہ چلتا ہے کہ زبان کا استعمال جنس کے بجائے طاقت کا معاملہ ہے۔ مواصلات کے پیٹرن مختلف سماجی طبقات میں مختلف ہوتے ہیں.

5.نتیجہ:

بات چیت دوسروں کے ساتھ بات چیت کی راہ میں ایک ضروری پہلو ہے۔ یہ ایک ایسا ذریعہ ہے جو لوگوں کو ایک دوسرے کے ساتھ بات چیت کرنے کا پلیٹ فارم فراہم کرتا ہے۔ صنف ہر معاشرے میں ایک بنیادی اکائی ہے اور یہ بات چیت کے طریقہ کار میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ موجودہ مطالعہ اس مفروضے پر مبنی تھا کہ شوہر مرد ہونے کے ناطے زیادہ ایف ٹی اے استعمال کرتا ہے، سوالات شروع کرتا ہے اور زیادہ صنفی تبصرے دیتا ہے لیکن تحقیق کے نتائج سے پتہ چلتا ہے کہ ایف ٹی اے کا استعمال، سوالات کا آغاز اور دونوں جنسوں کی طرف سے صنفی تبصرے کا استعمال طبقے سے مختلف ہوتا ہے۔ کلاس میں تحقیقی مطالعہ کا ایک اور مفروضہ یہ ہے کہ بیویاں اپنے شوہروں کے ساتھ بات چیت میں زیادہ FSA استعمال کرتی ہیں۔ لیکن نتائج سے پتہ چلتا ہے کہ نچلے طبقے سے تعلق رکھنے والی عورت اپنے شوہر کے ساتھ گفتگو میں FSAsکا استعمال کرتی ہے جس کی کمی اعلیٰ طبقے کی عورت کی گفتگو میں نہیں ہوتی۔ موجودہ مطالعے کے نتائج سے یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ معاشی مسئلہ بات چیت کا موضوع ہونے کے ساتھ ساتھ نچلے طبقے کے شوہر اور بیوی کے درمیان تنازعات کا ذریعہ بھی ہے۔ ڈرامے میں خود شناسی کا مسئلہ گفتگو کا موضوع اور اعلیٰ طبقے کے میاں بیوی کے درمیان تنازعات کا ذریعہ ہے۔

حوالہ جات

بندورا، اے اینڈ والٹرز، آر، ایچ سوشل لرننگ اینڈ پرسنالٹی ڈیولپمنٹ،) نیو یارک :ہولٹ، رائن ہارٹ اور ونسٹن،(1963

براؤن، پی اور لیونسن، ایس پولیٹنس :کچھ یونیورسلز ان لینگویج یوزز،) کیمبرج :کیمبرج یونیورسٹی پریس،(1987

کوٹس، جے ویمن، مین اینڈ لینگویج، اسٹڈیز ان لینگویج اینڈ لینگو لجسٹکس،) لندن :لانگ مین،(1986

Fairclough، N. زبان اور طاقت،) لندن :لانگ مین،(1989

فش مین، پی ایم انٹریکشن :وہ کام جو خواتین کرتی ہیں۔B. Thorne ، C. Kramaree اور N. Thorne (eds) زبان، صنف اور معاشرہ میں، :Rowley Mass)

Newburry House،(1983

لیکوف، آر لینگویج اینڈ ویمنز پلیس،) نیویارک :ہارپر اینڈ رو،(1975

رحمان، ٹی لینگویج، ایجوکیشن، اینڈ کلچر،) کراچی :آکسفورڈ یونیورسٹی پریس،(1999 رومین، ایس کمیونیکیٹنگ جینڈر۔ مہواہ،) نیو جرسی :لارنس ایرلبیم،(1998 ٹینن، ڈی

(1990a)بات چیت کے ہم آہنگی میں صنفی اختلافات :جسمانی صف بندی اور حالاتی ہم آہنگی۔ B. Borval (ed.) میں بات چیت کی تنظیم اور اس کی ترقی .

G. ،Touchman خواتین کی تصویر کشی از ماس میڈیا) یونیورسٹی آف شکاگو پریس، (1979 ووڈ، ٹی جے کمیونیکیشن، صنف اور ثقافت،) کینیڈا :واڈس ورتھ پبلشنگ کمپنی، 1999)

اپینڈکس

'تیرے بن'

منظر:1

1۔ حضور بخش :تو ہستی چلتی ہے؟

2. ساجدہ :ہاں۔

3. حضور بخش :کن۔

4. ساجدہ :چکر آرہے ہیں۔ موئنہ کرن گئی تھی.

5۔ حضور بخش :پھر۔

6۔ ساجدہ :وہ مین امید سے ہوں۔

7۔ حضور بخش :پھر سے۔ کیا آدمی اُداس ہونے والی کون سی بات ہے؟

8۔ ساجدہ :کیا سہت مرد بچتے ہیں پھر بچنے کی امید نہیں؟

9. حضور بخش :وہم نہ کیا کر۔ وہم کرے گی تو پھر کسے بچے گا وہ۔

10۔ ساجدہ :وہم نہیں، مجھے آرام کی ضرورت ہے۔ میرا مطلب وہ وقف آگر...

11۔ حضور بخش:بچے سے اٹھانے والی اور ٹن کے بھی ہوتے ہیں مرغی۔ چنگی بھلی ہی تو۔ کیا ہوا تجھے؟

12. ساجدہ :اس کا سال یہ ہوتا ہے۔ مین ابی ہے قابیل نہیں ہن۔

13. حضور بخش :کون کرتا ہے وہ تجھے بتاتے ہیں؟

14. ساجدہ :وہ زرینہ کہ رہی تھی...

15۔ حضور بخش :بکواس کرتی وہ وو۔ فالتو بات کرنے کے لیے اسے کام ہی کیا وہ؟

16۔ ساجدہ :یے فالتو بات نہیں وہ۔ مجھے کھورک کی ضروت وہ۔ دوا کی ضروت وہ۔

17۔ حضور بخش :ہن سے مین جو ہن۔ کیا ہوا وہ مجھے !مار گیا ہوں میں؟ جنگل جنگل روزی کمانے کے پھرتا شکار ام لوگون کے جھوٹ۔ پھرتا ہوں کے نہیں؟

18۔ ساجدہ:لیکن پھلے تم میری پرواہ کیا کرتے ہیں۔

19. حضور بخش:خواب تو منے بھی بوہت دیکھتے ہیں تجھے خوش رکھنے کے جھوٹ۔

20۔ ساجدہ :میں نے بھی تو تمھارے جھوٹ سب کچھ چورا تھا۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.3 2022

21۔ حضور بخش: کیا مرد احسان والی کون سی بات ہے؟

22. ساجدہ: احسان والی بات نہیں وہ۔ ایک دوسرے کو سمجھیں گے تو ہیلو بات بنے گی!

منظر:2

23. تانیہ: ہے یہاں رہنا وہ۔

24. اسد: ویسے ابی اے سی گھر کی تمیر مکمل نہیں ہوئی؟ کچھ دنو کے جھوٹ آپکو یہ گوزارہ کرنا ہو گا۔

25۔ تانیہ: لگتا ہے یہاں کبی کوئی راہ ہی نہیں؟

26. اسد: ہن...یہاں رہ کے بھی کوئی کیا کرے گا؟

27۔ تانیہ: عجب سی بو وہ اور یہ گانڈگی!

28. اسد: آپ فکر مت کیجیے۔ میں اسکی صفائی کرو دونگا۔

29. تانیہ: صافی سے یہ کچھ نہیں ہو گا یہاں ریحنا بوہت مشکیل وہ۔

30۔ اسد: مشکل سے وہ مگر آپ کو یہیں گزرنا ہو گا؟

منظر:3

31. ساجدہ: کیا کر رہے ہو؟

32. حضور بخش: کچھ نہیں۔ تو جا تو آرام سے۔

33. ساجدہ: یہ تاری کے کپڑے کون پیٹی میں رکھ رہے ہو؟

34. حضور بخش: بچون کے بھلے کے جھوٹ بوہت کچھ برداشت کرنا پارتا وہ۔

35. ساجدہ: بھلا کیسے بھلے؟

36. حضور بخش: کہا نہ تجھے سوجا آرام سے۔ بتا ڈونگا توجے سب کچھ سبھا۔

منظر:4

37 ساجدہ: کہاں جار ہی ہو تم؟

38 حضور بخش: تاری کو مدریسے بھیج رہا ہوں پرہنے کے جھوٹ۔ اب وو وہن رہ گا۔

39.ساجدہ: کیا کیا تم نے؟

40 حضور بخش: اونچا سننے لگے گا؟ تاری کو مدریسے بھیج رہا ہوں پرہنے کے جھوٹ۔ اب وو وہن رہ گا۔

41 ساجدہ: مگر ابھی سے وو بوہت چھوٹا وہ۔ میرے بڑے نہیں رہ سکا۔

42.حضور بخش: سمندر پر نہیں جار ہا وو۔Hafte Men Ek Do Din Mil Jaya Krega Tuje Ake ۔

43 ساجدہ: میرے بڑے سون کی موافقت نہیں وہ۔

44 حضور بخش: کچھ نہیں ہو گا استعمال۔ اپنے پیروں پر کھرا ہونے دے استعمال۔ 45 ساجدہ: ابھی بوہت چھوٹا وہ۔ زرا برا ہو جائے پھر لے جانا۔

46. حضور بخش: بزدل مت بنو مرد بنا وہ مرد استعمال کرتا ہے۔

47. ساجدہ :جی تم ہو؟ جیسے کسی کی پرواہ نہیں وہ۔ Mat le jao استعمال کریں۔ خدا کے فضلے کی چٹائی لی جاو استعمال۔ بوہت چھوٹا وہ ابھی۔ جب برا ہو جائے تو لے جانا استعمال۔

48. حضور بخش :تو نہیں جنتی اکیلا مرد دنیا کے قابل آدمی کتنا تکوار ہوتا ہے۔

49. ساجدہ :نہیں نہیں !آہ آہ) سائیں اور روتے ہوئے (یہ تو مسیبت وہ تمنے مجھے اپنی تقت کبی سمجا ہی نہیں ۔

منظر:4

50۔ حضور بخش :کھن جا رہی ہو؟

51. ساجدہ :ہان درگاہ پہ۔ اپنے شرط ایک جھوٹ دعا مانگنے۔

52. حضور بخش :کون کیا ہوا وہ استعمال کرتا ہے؟

53. ساجدہ :مرد دھندنے جار ہی ہن استعمال کرتے ہیں۔

54. حضور بخش :جہاں بھی وہ ٹھک وہ وو۔

55. ساجدہ: Magar main use dekhna chati hun.

56. حضور بخش :ابھی سے گیا وہ۔ اتنی جلدی کیا وہ تجھے۔ کھا سے وہ مل جائے کریگا ایک کے توجے وو۔ یا جب، مرد گھر والوں نے مرغی کھا لی تو بیاواں گھر سے باہر قدم نہیں نکلتی۔ روٹی دے مجھے بھک لگی وہ۔

منظر:5

57. اسد : صبح بخیر!

58. تانیہ) :اس نے سر ہلایا(

59. اسد:نشتے کے جھوٹ اپنے بنجارو کو کہ دیا؟

60۔ تانیہ :میں ناشتہ نہیں کرونگی۔

61. اسد) Magar main to krunga. :بنجارو !ناشتہ لے کر آو(

62. تانیہ) :آہیں (!ہے ٹوچر سیل مین ریحنا ہوگا؟

63. اسد :میں نہ سارے ٹارچر سیل ختم کرو مروگی۔

64. تانیہ :کون کون سے ٹوچر سیل ختم کرو مرگئی۔

65. اسد :کیا متلاب!

66. تانیہ :ایک وو ٹارچر سیل ہو تو وہ نظر نہیں آتا۔

67. اسد :آپ کھل کر بات کیجیے۔

68. تانیہ :اورت ہونا گلامی کا دسرا نام وہ۔

69. اسد :یہ آپکو اب پتا چلا وہ/

70. تانیہ :ہاں۔ اورات کو اپنی زندگی چور کے شوہر کی دی ہوئی زندگی گزارنی ہوتی ہے۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.3 2022

71. اسد :اورات چاہیں تو شادی نہ کری۔

72. تانیہ :ہان) آہیں (کاش تم اسے اختیار مین ہوتا۔

73. اسد :آپ کو مجھ سے کوئی شکائت وہ کیا؟

74. تانیہ :ایک اے سی کی بیوی کو بھلا کیا شکار ہو سکی وہ۔ سب کچھ تو وہ محض پاس۔

75. اسد :پھر کو یا کیا چاہی؟

76. تانیہ :مجھے اپنا آپ چاہیے۔

77. اسد :اگر آپ یہ چاہتے ہیں تو آپ کو یہ آزادی حاصل ہوگی

منظر:6

78. حضور بخش :کیا ہوا وہ تجھے؟ من کن لٹکایا ہوا وہ۔ روٹی نی کھا رہی۔

79. ساجدہ .Pta nhi :اسے کچھ کھا بھی ہو گا یا نہیں؟

80۔ حضور بخش :شکر کر۔ شکر کر۔ تجھے مل رہا وہ سب کچھ۔ کل سے یہ بھی نہیں ملے گا۔ دھندا تھپ ہو گیا وہ میرا۔

81. ساجدہ :کیا متلاب؟

82. حضور بخش :اونچا سننے لگے وہ؟ خاتم ہو گی ہین لومریان۔

83. ساجدہ :لمری کی تو فطرت ہی ایسی ہوتی ہے۔ ایک نہ ایک دن تو یو ہونا ہی سے نہ!

84. حضور بخش :لمری یا خوبصورت اورات کی فطرت ایک ہی ہوتی ہے۔

85. ساجدہ :شکار نہ ملے تو اپنا کو شکار نہیں بنتے۔

86. حضور بخش :زیدہ زبان نہ چلایا کر۔ میرے ساتھ روٹی کھنی وہ تو کھا۔

87. ساجدہ :تم نے مجھے بتا دیا کون نہیں کے دھندہ تھاپ ہو گیا وہ؟

88. حضور بخش :کیا کری گی تم۔ ہن

89. ساجدہ :مجھے اپنے مسلوں کے ننگے آدمی کون نہیں بتاتا۔ مرد تم سے الگ تو نہیں ہوں گے۔

90. حضور بخش :تو سے خود ایک مصلے وہ۔ تم کیا مسلہ حل کریگی میرا؟

91. ساجدہ :ہم دونو ایک خنداں مرغی۔ ایک دوسرے کو سمجھیں گے ایک دوسرے کا بوجھ اٹھیں گے تو بلے بن جائے گا۔

92. حضور بخش :فالتو باتیں کیا کر میرے ساتھ۔

93. ساجدہ :گھر کی کوئی بات فالتو نہیں ہوتی۔ بات کرنی سے بلے بنتی وہ۔

94. حضور بخش :اج تک کوئی تکلف دی وہ کوئی توجے میں؟

95. ساجدہ :مجھے اپنی فکر نہیں وہ۔ آپ روٹی کپڑا نہیں دے سکتہ استعمال کرتے ہیں؟

96. حضور بخش :ہان مین نہی دے سکتہ روٹی کپڑا استعمال کرتے ہیں۔ مفت مین پرھ جائے گا وو۔ مرد نہ پرہا سکتہ استعمال کرتے ہیں۔

100۔ ساجدہ :ایسا کر ہم سب کو کام پہ لگے دے.Usko ghar le a

101. حضور بخش:مردوں کے کاموں میں دکھل مات دیا کر۔ سہی کھا وہ کسی نورت زات کی مات سے خوری میں ہوتی وہ۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.3 2022

102. ساجدہ :شادی سے پہلے تو اورات میں ساری خوبیاں ہی نظر آتی ہیں نہ۔

منظر:7

103. حضور بخش :کاشی کہاں وہ؟

104. ساجدہ :وو ابھی اسکول سے واپس نہیں آیا۔

105. حضور بخش :سکول !ہم سے کونسا سکول ہوتا ہے؟

106. ساجدہ :کون کیا بات ہے؟ تم لو آگیا وہ۔ ننھے سے مردوں کی پچھلی لگی...

107. حضور بخش :چپ کرو۔ سچ مین بک بک مات کیا کرو تم۔

108. ساجدہ :بچون کے ساتھ تو ظلم کیا کرو تم۔

109. حضور بخش :جنگلیون کٹ رہ پال رہی ہو تم اندر۔

منظر:8

110. حضور بخش :کیا ہوا وہ تم میں؟

111. ساجدہ :کامزوری ہو رہی ہے۔ یے ڈویان لانا ہین۔

112. حضور بخش :کیا وہ تم۔ کس نے لکھ کر دی ہین توجے؟

113. ساجدہ :زرینہ ne3 ۔ سیانی وہ وو۔

114. حضور بخش :باری مہنگی ہوتی مرغی یہ دوائیں یا گرام بھی۔ دل کو لگ جاتی ہے مرغی۔

115. ساجدہ :مگر تم جھوٹ بولتے ہو زری مرغی۔

116. حضور بخش :تجھے دوائی کن ہی دائی کی عزت وہ۔ لے جان گا توجے مین دائی سیانی کے پاس کل آدمی۔

117. ساجدہ :مجھے ہمیں کی دوائی سے کبھی آفاقہ نہیں ہوا؟

118. حضور بخش :کیا مرد ہم بیچاری کا کیا قصور ہے؟ تم ٹھیک ہونا ہی نہیں چاہتی۔ یا کوئی بات نہیں وہ۔

منظر:9

119. حضور بخش :جب میں ہوں تو گیر مرد کو گھر میں بلانے کی کیا عزت تھی؟ زندگی مینوں میں تجھے دنیا کے آسرے پہ چورا وہ۔ کامزور سمجھتی ہے وہ مجھے۔ زرینہ کی نظروں میں گرانا چاٹی وہ۔ کیا آدمی تیری حفاظت نہیں کر سکتے۔ بول بولتی کون نہیں؟ کیا کیا نہیں کیا میں تم لوگون کیلی۔ یا کیا کیا آدمی نہیں کر سکتا میں تم لوگون کے جھوٹ بولتے ہیں۔ شکاری ہن مرد۔ شکاری یا اپنا شکار مرد بھگنے نہیں دیتے۔

منظر:10

120. اسدا :احتجاج کا یہ اچھا طریقہ ہے۔

121. تانیہ :مرد سے ہی بہر بیت گیت ہی۔ کن؟ اکلے بیتنا منا وہ؟

122. اسد :میں تم جانتا ہوں کے آپ مجھ سے خوش نہیں ہین۔

123. تانیہ :آپ کیا چاہتے ہیں مردوں کے مشکورے آپ کا استقلال کرون؟ آپ کے جوٹ اتاروں؟

124. اسد :نہیں میری ایسی کوئی بات نہیں وہ۔ مگر آپ کو اپنے آپ کو جھوٹ بولنا چاہیے۔

125- تانیہ :مین نہ تم شادی زیبردستی نہیں کی وہ۔ یا نہ ہی کسی کے دبو مین اے کے وہ۔

126. اسد :تو پھر یہ پچتاوا کس بات کا ہے؟

127. تانیہ :کسی نہ کسی سے تو شادی کرنی ہی تھی۔

منظر:11

128. حضور بخش :دیکھ لیا تو ہے ڈاکترنی کی دوا کا نتیجا۔ باری ڈاکترنی بنی پھرتی وہ ووہ۔ گشتی اورات۔ ہم پر کیس نہیں کیا تو میرا نام حضور بخش نہیں؟

129. ساجدہ :میرے بچے کو دیکھا وہ کسا وہ وو؟

130. حضور بخش :جو نکساں ہوا وہ اسکی فکر نہیں وہ تجھے مرغی؟

منظر:12

131. اسد :جب بھی مین اپکا یہ جھنگل سنتان ہن تو مجھے آپکا ایڈ یاد اجتا وہ۔ گاون ٹو یو وہ۔ Lekin shayad sirf add men acha lagta he. یاہن عمران نہ وہ۔ یاہن مرد ہن۔

132. تانیہ :آپ میرے متلکِ یا میرے مزی کے متلکِ بات کرنے کا کوئی حق نہیں وہ۔

133. اسد :میرا مطلب یہ تھا کہ اگر مجھ سے ہوتا تو مردوں آپکو ماڈلنگ یا عمران سے چن کر یہ نہیں لے کر آتا۔

134. تانیہ :مینوں آپ کو کھا نہ آپ میری زندی زندگی کو چور دن۔

135. اسد :دیکھی آپکی اُداسی کا اصل صبّب سے...

136. تانیہ :بات وہاں سے شرو ہوگی جہاں سے شرو ہوگی جہاں سے آدمی آپکی بیوی بنی۔ پہلے مین کیا تھی؟ آپ کیا ہے؟ کون؟ یے سوال بیچ مین نہیں آئے گا۔

137. اسد :اصلاں تو یہ ہیں چاہی لیکین...

138. تانیہ:لیکن کیا؟ مردوں میں آپ کبھی پوچھتے ہیں وہ آپ کالج میں کیا کرتے ہیں یا کتنی لارکیوں کے ساتھ پھرتے ہیں؟

139. اسد :دیکھے میرا کہنے کا مطلب یہ کے آگر مجھے پتہ ہوتا تو آپ کو ہاسا نہ ہوتا۔ .140 تانیہ :اب ہو گیا وہ تو کیا ہو سکتا ہے؟

141. اسد :ایسا کون ہوا؟Iska zmedar kon he?

142. تانیہ :کس کا؟

143. اسد :یہ بدقسمتی کا ہے یا کس کا؟

144. تانیہ :زروری نہیں کے کون قصوروار ہو؟Hadsa to hadsa hota he.

منظر:13

145. حضور بخش :کھا لے آرام سے۔ زیاد نخرے نہ کیا کر۔ دشمن نہ ہن مینوں تیرا۔

146. ساجدہ :تو میرا بیٹا مجھے میرے واپس لا دے ۔ Uske bger مرد کچھ نہیں کھو گی.

147. حضور بخش :کیا کرے گی؟ استعمال کریں. sine se lga ke rkhe gi گھر والے وہ کچھ کھنے کو؟ .Mulazmat nhi he mere کچھ بھی نہیں وہ گھر آدمی۔ اچھا وہ ہم سے کام آج کام وو دو وقت کی روٹی تو اسے مل رہی ہے۔

148. ساجدہ :قیدی بنا چھوڑا ہی نہیں استعمال۔ چڑوا کے لی اے۔

149. حضور بخش:بہتر رہ رہ وہ ہم سے۔ کچھ پتا نہیں کیا کرنا پہلے۔

150. ساجدہ :میں بھکی رہ لونگی۔ بھوکا نہ رہنے دونگی مرد استعمال کریں۔ انسان بھول سے نہیں مارتا۔ محبت کی بھک سے زور مار جاتا وہ۔

151. حضور بخش :زیدہ دلیں نہ دیا کر مجھے سنا تو نہ۔ کرو وقت توجہ بھوکا رہنا پری۔ پھر مین تجھے سے پوچھوں کے کتنے اتھ سولن ہوتی ہین۔

152. ساجد :کیا ہم تاری کو نہیں پال سکتے۔ جو ہے کھنے کو ملتا ہے وہ بھی ملی جائے گا استعمال کرتا ہے۔

153. حضور بخش :حلات میں مرد شید ہمین بھی نہ ملے۔

154. ساجدہ :تم !تم کچھ کرتے نہیں روزگار کو آدمی کے ہاتھ میں ہوتا ہے۔

155. حضور بخش :روزگار اورات کے مقدر سے ہوتا ہے یا تیرے مقدر میں…

156. ساجدہ :تم ایک چھوٹی سی دکن کون نہیں کھولتے۔ شرو مین میرے ابا کی بھی دکن تھی پھر اسٹور بن گیا.

157. حضور بخش :پھر رہتی اس کے پاس۔ زبردستی لیا تھا تجھے مرد۔

158. ساجدہ :نہیں مرد خود آئی تھی۔ یاد وہ مجھے۔

159. حضور بخش :جب یاد وہ تو پچتا کون رہا وہ۔ یاد وہ مجھے!

منظر:14

160. اسد :ہیلو!

161. تانیہ :آپ کیا چاہتے ہیں میں فون پر بھی بات نہیں کروں گا؟

162. اسد :تانیہ !مجبوری کا فون وہ۔ دین مین لائن نہ رہ گی.

163. تانیہ :کیا قاند کھنے سے چوری ڈیر بھیر ان کا یہ تو ایک راستہ ہے۔

164. اسد :اگر آپ چاہتی مرغی تو واپیں جا سکی مرغی۔

165. تانیہ :کیا نشاء وہ طاقت والے آدمی ہیں اقتدار مرد ہیں۔Apne do Zingian dao per lge den.

166. اسد :آپ سرف اپنی بات کیجیے۔

167. تانیہ :کون کرن سرف مین اپنی بلے؟ میری ایک زندگی تھی .مین ماڈلنگ کرتی تھی .صرف دوست .لیکین آپ بھی تو ایک درد ڈاکٹر کو۔ دونو خش رہ سکتے دے۔ یہ کیا رکھا وہ۔

168. اسد :اگر آپ اپنی ماڈلنگ کی دنیا میں واپس جان چاہتی ہین سے جا سکتی مرغی۔ میں تانا وانا سنا نہیں چاہتا۔ یا اگر آپ چاہیں تو اپنے دوست سے بات بھی کر سکتی ہین۔

169. تانیہ :اگر مجھ سے بات کرما ہوگی تو میں کھل کے کرونگی۔ آپ کو ڈھوکا نہیں دونگی۔

170. اسد :آپ کو کیا پتا دھوکا کسے کہتے ہیں۔ چورن جین ڈین۔ خان ایک فون لگ جائے گا.

171. تانیہ :آپ کس بات کا تانا دے رہے ہیں۔ ہاں مین ماڈلنگ کرتی تھی .کیا بری وہ مرد ہے۔ میرے دوست بھی تو کیا ہوا

منظر:15

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.3 2022

172. ساجدہ :یہ لو آرام سے جانے دو۔ ہو نا !میں جال میری جھوٹ کچھ بنایا وہ۔ ابی لاٹی ہن۔

173. حضور بخش :کیا وہ تم؟

174. ساجدہ :یخنی وہ۔

175. حضور بخش :کیا جھوٹ بولتی ہے؟ ہاں گوشت کی بنی وہ۔ پیپں خان سے تیرے پاس۔Bta na.

176. ساجدہ :اس کی اورت کچھ بچا کر رکھتی وہ پھر دنوں کے جھوٹ۔

177. حضور بخش :یا کیا کیا بچا کے رکھ وہ تم نے۔

178. ساجدہ :وو دن جب تم مجھے پچلی بار ملیں گے۔

179. حضور بخش :ان دنوں کی محبت تم نے ابھی تک بچا کر رکھ دیا وہ؟

180. ساجدہ :محبت سے اورات کا زیور ہوتا ہے۔ جیسے وو سنبھل کر رکھتی وہ۔

181. حضور بخش :تجھے یاد وہ۔ تو ان ڈون کا کاجل لگ گیا کرتی تھی؟ اب بھی لگایا کرو۔

182. ساجدہ :کاجل اکاجل کا تو اپنا موسم ہوتا ہے۔ کبھی خوشی کی آنکھ والوں میں اچھا لگا وہ اور کبھی بھری ہوئی آنکھوں والے۔

183. حضور بخش :تجھے کاجل کیوں ہے کاجل کو تیری عزت وہ۔

184. ساجدہ :ننگے ڈنو برا کوئی اچا کھب دیکھا وہ۔

185. حضور بخش :یہ کب نہیں حقیت ہے۔

186. ساجدہ :سب اچھا وہ کب ہی ہوتی ہے۔ رکتے جو نہیں مرغی۔

منظر:16

187. حضور بخش :سرف پھرکا ہی نہیں اور بھی بوہت کچھ وسول کریگا وو۔

188. ساجدہ :مجھے بتائے کون نہیں بات کیا وہ؟ مین تمھارا ساٹھ دون جی۔ مین کام کرون جی۔ کلثوم کو ہم کچھ نہیں ہونا دونگی۔ سچی مین کامزور نہیں ہن۔ سانپ سے تو چریا بھی اپنا بچہ بچا لے وہ۔

189. حضور بخش :کیا کری گی تم؟

190. ساجدہ :جب تک تم کام نہیں ملتے۔ مین کرہائی کرن جی۔

191. حضور بخش :اوراتن مردوں کے کرزے نہیں اترتے۔

192. ساجدہ :کرزے سے تم خدا اتارو گے۔ مین ٹو ٹمرا ساٹھ دون جی۔ مجھے ایک جگا کام مل رہا ہے۔

193. حضور بخش :تیرا دل چاہتا ہے تو کر لے۔

194. ساجدہ :ہاں اب ہم جیت گئے ہائے ہونے والے۔ جو اس کے سال ہمارے ساتھ ہوتا وہ۔ اب ہم دیکھیں گے ایک ہم بچہ کب چاہتے ہیں۔

195. حضور بخش :ابھی سوچنے کا وقت نہیں وہ۔

196. ساجدہ :میں ٹھیک ہوں گی تو کلثوم کو کچھ نہیں ہونا دونگی۔

منظر:17

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.3 2022

197. تانیہ :اتنی دیر کہاں رہ گئی؟
198. اسد :آپ کو پی اے نے فون کر کے بتا دیا نہیں۔
199. تانیہ :آئی سی جھوٹ تو پچھ رہی ہن۔ کیا الوہ خان آپ ہیں؟
200. اسد :کیا مطلب؟
201. تانیہ :وو جو آپ کے ساتھ تھی۔

منظر:18

202. حضور بخش :بوہت تلاش کیا وہ استعمال کرتا ہے مین نی۔ بوہت برا شہر وہ وو اور بندہ ہم سمندر میں ایک قطر۔
203. ساجدہ :منے تو اسرے پر دن گزر مرتے ہیں تم ہم کو واپس لاؤ گے اپنے ساتھ۔
204. حضور بخش :ہم نے تو مجھے ٹھکا ہی دیا وہ۔ ایک پال کے جھوٹ بھی انکھ نہیں لگ میری۔ دھندتی رہن آنکھیں استعمال۔
205. ساجدہ :پتا نہیں کہاں ہو گا؟ کیسے ہو گا؟

منظر:19

206. ساجدہ :یا اللہ !مجھے کس بات کی سزا مل رہی ہے؟
207. حضور بخش :دعا کی بس فکر نہ کی ۔ دعا کر کے کس نیک ایڈمی کو مل گیا ہو۔ اور وو اسکو یہاں چور جائے ۔ خیال والوں کو پی ٹی اے دے آیا ان۔
208. ساجدہ :تم اے سی صاحب سے مل کر بات کون نہیں کرتے۔
209. حضور بخش :جان گا میں سجا۔ کلثوم نذر نہیں آرہی۔
210. ساجدہ :تمھارے بری حالت آئی تھی جیسے میں نے سنبھل لیا تھا۔

211. حضور بخش؛ قادر بخش!
212. ہان بارات لے کر آیا تھا؟ میں کلثوم کو اے سی صاحب کی بیوی کے پاس چور آئی ہوں۔
213. حضور بخش :پھر!
214. ساجدہ :واپس نہیں آیا۔
215. حضور بخش :شکر وہ تو نہیں بچا لیا استعمال۔ کیا وہ نہیں ہے؟
216. ساجدہ :ہان ٹھیک وہ۔ تانی بی بی پرہا بھی رہی مرغی استعمال کریں۔
217. حضور بخش :کیا کیا ہوا تم میں؟
218. ساجدہ:تبیت ٹھک نہیں وہ۔
219. حضور بخش :کیا واجہ؟ اچھا ہان تو ...تو آرام کرنا اور توجھے آرام کی طاقت وہ۔ تم ادرار دو جا۔ چل اے۔ شاباش۔
220. ساجدہ :کسی کو تو کام کرنا وہ۔
221. حضور بخش :پی ٹی اے وہ مجھے۔ کس کو کام کرنا وہ اور یہ بھی پتا وہ مجھے کے دھندنا وہ ابھی مجھے کام۔ فکر نہ کیا کر۔

منظر:20

222. تانیہ :آپ خان جا رہے ہیں؟

223. اسد :چلیں شکر وہ آپ نے تو پچھنا شرو کیا میں خان جاتا ہوں اور کون جاتا ہوں؟

224. تانیہ :اسکا یہ متلب نہیں کے مجھے آپ میں دلچسپی وہ۔

225. اسد : مجے مالم وہ آپ کو کس آدمی دلچسپی ہے۔

226. تانیہ :مردوں کو کس؟

227. اسد :کام آدمی اور کس آدمی؟ ڈار گین؟

228. تانیہ :میرے سوال کا جواب؟

229. اسد :ہسپتال جار ہا ہن۔

230. تانیہ :ہسپتال جار ہین یا ہمیں نرس سے ملنا جار وہ مرغی۔

231. اسد :وو نرس ہی نہیں ایک بوہت اچی لارکی بھی وہ۔ خیر کوئی تو وہ جو میرا منتظر وہ۔

منظر:21

232. حضور بخش :جب میں تجھے کام کرنا سے ماننا ہے تو کون کرتی وہ کام؟

233. ساجدہ :تم نے کہا تھا ایک ساتھ مل کر کام کرینگے

234. حضور بخش :ہان نا۔ تجھے کسے پی ٹی اے چلا کے مجھے نوکری مل گئی وہ۔

235. ساجدہ : کبھی کبھی آنی والی خوشی کی خوشبو بولتی وہ۔

236. حضور بخش :جب بھی میں خوش ہونا چاہتا شکار سے خوش نہ ہو سکتہ۔

237. ساجدہ :گھر اکیلا اکیلا نہیں وہ کیا؟?Tari ko wapis le aen

238. حضور بخش :دیکھ تو لینے کے ہم نے کچھ کہاں پرہا بھی وہ کون ہے؟

239. ساجدہ :واہن سے وو سرف خیرات کی روٹیاں جما کرتا رہتا ہے۔

240. حضور بخش :سوچنے دے تم فکر نہ کرو۔ کان کھول کے سن لے۔ آرام تیرے جھوٹ بوہت زوری وہ۔

241. ساجدہ :اب تو گیا وہ۔ اب مین ٹھک ہو جان گی.

242. حضور بخش : تیرا ابقادگی سے معینہ کران بوہت زوری وہ۔

243. ساجدہ :زرینہ بھی یہ کہتی ہے۔

244. حضور بخش :ٹھیک ہائے تو کہتی وہ۔ کب گئی تھی اخری ڈیفا ہمیں کے پاس؟

245. ساجدہ :ابھی جان وہ۔ تمھارا انتظار کر رہی تھی؟

246. حضور بخش :کل چلیں گے اکٹھے ہمارے پاس۔ ٹھک وہ۔

منظر:22

247. حضور بخش :جب میں نہ تم سب کچھ کرنا سے منا تو پھر کوئی کر رہ وہ۔

248. ساجدہ :تو اور کون کرے گا؟

249. حضور بخش :جا کلثوم کو جا کے لے آ۔ کری گی وو یو سب کچھ۔ تجھے آرام کی عزت وہ۔

250. ساجدہ :کلثوم ہی نوکرانی نہیں۔ ویسے بھی ہان استعمال وہ سب کچھ مل رہا ہے۔.Jo ham use nhi de skte

251. حضور بخش :اٹھیں سے۔ تجھے آرام کرنا وہ۔

252. ساجدہ :تھور سے کپرے رہتے ہیں۔

253. حضور بخش :مین کے پھیپھڑے اے سب کچھ۔ ڈاکٹر نے کچھ دوائیں لکھ دی مرغی۔

254. ساجدہ :جو بچے پاس ہین انکا اتنا خیال نہیں کیا امت نے اور جو ابھی آیا نہیں اسکا اتنا خیال کر رہے ہو؟

255. حضور بخش :میں اسے نہیں اسکی مان کا خیال کر رہا ہوں؟ تیرا خیال کر رہا ہوں

256. ساجدہ) :مسکراتے ہوئے (کیا بار اتنا خیال ہے؟

257. حضور بخش :ہان کونکے ہے ڈیفا ہم وو سب کچھ نہیں ہونا چاہیے جو ہمارے ساتھ ہوتا آیا وہ۔

منظر:23

258. ثانیہ :آج کل آپ کچھ اُدیس سے اور پریشان سے رہن لگے ہین۔ کیا بلے وہ؟ بوہت زیدہ کام وہ۔

259. اسد :نہیں ایسی تو کوئی بات نہیں وہ۔

260. ثانیہ :میں نے سنا وہ کوئی ڈاکٹر نہیں ہے؟

261. اسد :اسے کیا ہو گا؟

262. ثانیہ :آپ کو اپنا جھوٹ اور صرف جھوٹ تھورا سا wqt ملے گا؟ ورنا جو آپ کا حال وہ آپ کے بعد اور ہسپتال کے درمیاں کھو کے رہ جائے گا۔

263. اسد :آپ کو خوش ہونا چاہئے۔ ویسے بھی آپ بوہت مسرف نہیں مرغی۔ آپ اسپین کب جار ہی مرغی؟

264. ثانیہ :کون میرے جانے کا انتظار وہ آپ کو؟

265. اسد :وو لاڑکا عمران۔ وو پھر نہیں آیا؟

266. ثانیہ :اسکا کیا کام وہ؟ جب اِڑ سے مئنے خود منا کر دیا وہ۔

267. اسد :اس سے کیا مطلب؟

268. ثانیہ:فضل بتاتے ہیں کیا کیرن۔

269. اسد :کون فضل بتانے کی اجازت آپ کو۔

270. ثانیہ :اچھا دیکھو !کیا گھر کو اور آپ کو جیسے چور کر رہے ہیں جار ہی ہیں ہم سے ہی ملنا چاہئے۔

271. اسد :گھر سے آپکو ویسا ہی ملے گا؟ البتا میرا کوئی پی ٹی اے نہیں

272. ثانیہ :پھر میں نہیں جاتی۔

273. اسد :نہیں آپ زرر جائے گی۔

274. ثانیہ :اگر آپ…

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.3 2022

منظر:24

275. ساجدہ :تم نے تو کہا تھا کے تم تاری کو گھر لے آؤ گی؟

276. حضور بخش :میں نے کہاں ...میں سوچ رہا ہوں تاری کو مدرسے سے اٹھا کر کسی اسکول میں ڈالوں گا۔

277. ساجدہ :تو پھر میرے بیٹے کو گھر کب لا رہی ہو؟

278. حضور بخش :جتا ہن بابا جٹا ہن۔ بلے کر کے آتا ہوں.

منظر:25

279. ساجدہ :یہ سب میرے ساتھ ہی کون ہوتا ہے؟ بد دعائیں مجھے ہی کون لگتی مرغی؟

280. حضور بخش :کچھ تو ہاسا ہوتا ہے اور کچھ آدمی کے اپنے اختر آدمی ہوتا ہے۔

281. ساجدہ :ہدسا اپر طاق میری ہی جھولی مین اے کیر کون گرتا ہے؟

282. حضور بخش :برہ وقت خبریں کٹ رہا ہوتا ہے۔ تو بھول جا سب۔

283. ساجدہ :بھول جان؟ بھول جان وو میرے وجود کا حصّہ تھا۔ بچہ سے بچہ ہی ہوتا وہ۔ چاہے وہ دنیا میں آئے یا نہ آئے۔

284. حضور بخش :چل چل اٹھ۔ کھا لے۔

285. ساجدہ :مجھے نہیں کھانا۔ میں آنکھ بند کر لیتی ہوں تو لوریاں گنجتی مرغی۔ انکھیں کھلتی ہن تو اس کے تراف گوبارے نزار نے مرغی کھا لی۔

286. حضور بخش :اچھا جو اب تو کہ گیا وہ میرا فیسلہ ہو گا

287. ساجدہ :نہیں؟ اب نہ میں کچھ کھُن ایک زرینہ کچھ کہ گی ۔ اب سے تمھیں خود سوچنا ہو گا؟

288. حضور بخش :تو پھر میں نے سوچ لیا وہ۔ مجھے اور گھر کو تیری بوہت عزت وہ۔ اگر تم نا رہ تو مین اور یہ گھر سب ختم ہو جائے گا ۔

منظر:26

289. حضور بخش :کیا پاس نہیں کپرے خان سے ہے؟

290. ساجدہ :تانیہ بی بی نہ مرگئی۔

291. حضور بخش :یہ آج کل کچھ زیدہ ہی بناؤ سنگھار کرنے لگے وہ۔

292. ساجدہ:اچھی بات ہے وہ تم۔

293. حضور بخش :گھر میں کوئی کیا ترہ کرتا ہے؟

294. ساجدہ :واپس جار ہیلو وہ تانیہ بی بی۔ عین پتلی عین پتلی لینی ایسی۔

295. حضور بخش :کیا ترہ کوئی اچھا لگتا ہے وہ کے بھائی کے گھر ہوتے ہیں کسی اور کے گھر میں رہتے ہیں؟

296. ساجدہ :یہاں رہ کر وو بھائی کی نوکرانی بننا کے بجھے وہ جان کر سب کچھ سکھ لے

gi

297. حضور بخش :وو بھی نوکرانی بنا کر رکھ گی

298. ساجدہ :نوکرانی نہیں، سیکرٹری۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.3 2022

299. حضور بخش :سیکرٹری صاحب !یے سب بھنے ہوتی مرغی۔ مفت کی نوکرانی کسے اچھی نہیں لگتی؟

300- ساجدہ :یہ تو بری خود گرزی ہے۔ اپنے کاموں کے جھوٹ کا استعمال پوری عمر جھیلوں میں کٹ رہا ہے۔

301. حضور بخش :وو بھی استعمال کام میں لگے گی کوئی پروفیسر نہیں بنا دے گا.

302. ساجدہ :یھاں فی اسکا کیا مستکبل وہ؟ کسی برے جھل سے شادی؟ پھر بیمار بچون کی قطر۔

303. حضور بخش :ہماری اورتون کا رونا دھونا، سینا پرانا گھر کے اندر ہی ہوتا ہے۔ گھر سے باہر نہیں.

304. ساجدہ :مرد کی سوچ کا اندر موکون پر پی ٹی اے چلتا ہے۔

305. حضور بخش :میری سوچ جیسی وہ۔ Tu usko wesa hi rehne de. یہ گھر سے کھن نی جائے گی ۔ کان کھول کے سن لے۔

منظر:27

306. حضور بخش :پھر تم نے کیا فسلہ کیا؟

307. ساجدہ :زرینہ کہتی رہتی ہے اس کے ہم خود فسلہ کرنا چاہیئے۔

308. حضور بخش :تمھاری اور بچے کی زندگی کے جھوٹ ہے فسلہ بوہت پہلے کر لینا چاہا۔

309. ساجدہ :جو ہم چٹے ہین ہم کے جھوٹ مشورا کرنا بوہت زوری وہ۔

310. حضور بخش :جو بھی فیسلہ کرو گی وہم دور بھی فیسلہ ہو گا

منظر:28

311. حضور بخش :کیا وہ آپ صاب۔ یہ کیا کر رہی ہو؟

312. ساجدہ :میلے کپرے دھو رہوں۔

313. حضور بخش :کلثوم!

314. ساجدہ :اب تم کچھ نہیں کروگی۔ ہمی نوکرانی تھوری وہ۔

315. حضور بخش :کوئی نوابزادی نہیں وہ وو۔

316. ساجدہ :کیا عمر کی لاڑکیاں سے آگر انکے کھب چنے جانے سے پھر موت خوبصورت لگتی ہے۔

317. حضور بخش :کیا مطلب؟

318. ساجدہ :کیا کسی نے سوچا وہ کے لڑکیاں کھدکشی کون کرتی مرغی، کون مرد چلانگ کون مار دیتی مرغی، اپنے آپ کو جلا کون دیتی مرغی، پنکھے سے لٹکتی مرغی؟

319. حضور بخش :کیا کیا ہمنے ہمارے ساتھ؟ کوئی ظلم تو نہیں کیا؟

320. ساجدہ :واہ کے لڑکی وہ۔ اپنی زندگی کے ساتھ کچھ کرنا چاٹی وہ۔.Uske khab usse mat chino

321. حضور بخش :بابا کس ہچکچاہٹ سے رہے گی وہ کس پر؟

322. ساجدہ :خود جا کے تسلی کر لو۔

323. حضور بخش :کون؟ کن مین کن جان واہن فی۔ میں نہیں جان گا وہاں فی۔

324. ساجدہ :دیکھو !منے استعمال ایک بار پہلے بھی بچایا وہ اورابی پھر خودکشی سے بچاؤ گی

منظر:29

325. اسد :ہیلو!

326. تانیہ :السلام علیکم

327. اسد :باری دہشت وہ اپکی۔ آپ کے کھا گئے ہی میڈن محفوظ ہو گیا

328. تانیہ :آخر اے سی کی بیوی ہوں کوئی مزاق نہیں وہ۔

329. اسد :ہاں سچ وہ۔ اسد سے آپ کے جھوٹ کا وجود ہی نہیں ہوتا۔ خیر بتائے کام کیا وہ؟

330. تانیہ :قرضہ چاہیئے مجھے ایک کاٹیج انڈسٹری کے جھوٹ۔ آپ ہمیں کاغذات مرغی۔ آپ کے دستخط چین۔

331. اسد :میرے دستر خوان !کس ہچکچاہٹ سے؟ اے سی کی ہچکچاہٹ سے یا آپ کے شہر کی پریشانی سے؟

332. تانیہ :ڈونو۔ مرد ابھی تک آپ کی بیوی ہیں۔

333. اسد :یہ بتاتے ہیں قرضہ آپس کریں گے؟

334. تانیہ :شاک وہ اپکو؟

335. اسد :نہیں، جن لوگوں کے ماموں اسلام آباد مین بری افسر ہوتے ہین وو قرزے کبھی واپس نہیں کرتے۔

336. تانیہ :جو کھائے جاتے ہین وو بری قرزی ہوتی ہے۔ یہ تو ایک چھوٹا سا قرزا وہ۔

337. اسد :چلیں ٹھک وہ کیا پہلے وہ۔ ویز بھی ہے ملک کو جتنا کیا گیا وہ اسکی سے سرف ہادیاں رہ گئی ہے۔

338. تانیہ :میری وجا سے آپکو کوئی نوٹس نہیں ملے گا

339. اسد :آپ سے آپ کے جھوٹ کورے کاغذ پر دستخط کرنے کے دن؟

340. تانیہ :اب یہ تریقہ رہ گیا وہ مجھ سے جان چھڑوانے کا۔

منظر:30

341. تانیہ :یہ سرد جنگ کب تک چلے گی؟ کیا ترہ ایک گھر میں لوگ لاگ نہیں رہ سکتے ہیں۔

342. اسد :پہلے آپ اپنی جگا پہ موجود نہیں تپلی۔ اب میں نہیں ہوں .کیا فرق ہے وہ؟

343. تانیہ :کب تک گول مول جب دے گی؟ آپ محفوظ بات کون نہیں کرتے؟

344. اسد :صاف صاف بات یہ کے آپ اپنی زندگی کے ساتھ میری زندگی جوڑنا ہی نہیں چاہتے۔

345. تانیہ :کیا جھوٹ اب تک کرنا برداشت کر رہوں میں ہے؟ جب اورت برابری کا حق مانگتی وہ تو اسکو بگاوت کون سمجا جاتا ہے؟

346. اسد :کیا برابری کرنی ہے آپ میری؟

347. تانیہ :سن سکن گی آپ؟

348. اسد :سن رہ ہن۔

349. تانیہ :یہ جو حقہ حاصل ہے وہ آپ کو کسی لڑکی سے دوستی کرنے کا، ہنسنے کا، اس کے ساتھ ملنے کا۔ یہ حق آپ اور کو دے سکتے ہین؟

350- اسد :ہاں آپکو یہ حق حاصل ہے۔ آپ جیسے چاہیں گے پر بلا سکیٹ ہین۔

351. تانیہ :نا مجھے یہ حق چاہئے نا مین استمال کرنا چاہٹی ہوں ۔ سرف اصل کی بات کر رہوں۔ مردن کا لبرل ازم سرف مردون کے جھوٹ ہوتا ہے۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.3 2022

352. اسد :اصل کی بات وہ تو آپ مجھے بتائی۔ جب آپ کو عمران سے محبت تھی تو آپ

نہ مجھ سے شادی کون کی؟

353. تانیہ :اورات کو بلیک میل کرنا بوہت آسان ہوتا ہے۔کُنکے وو چوہا ہوتی وہ۔

354. اسد :دیکھے میں آپ کو بلیک میل کرنا نہیں چھٹا نہ ہی میرے دمگ میں کوئی سکینڈل وہ۔Main srf apko Haqiqat bta rha hun.

355. تانیہ :حقیت تو وہ کے وو ایڈورٹائزنگ ایجنسی میرا کالج تھا اور بس۔ شادی کے برا نہ وو مسلہ وہ۔ نا مین استعمال psand kerti hun na muje koi pachtawa he.

منظر:31

356. تانیہ :ایک بات کے طاق دو اجنبی بھی رہے تو انکا بھی کوئی نہ کوئی رشتا بنتا وہ۔

357. اسد :اجنبی دنیا بھی تو ایک رشتہ وہ۔

358. تانیہ :ایسی رشتے کے ناتے میں ایک سوال پوچھ سکتی ہوں۔

359. اسد :آپ کسی بھی رشتے کے رات کوئی بھی سوال کچھ سکتی مرغی۔

360۔ تانیہ :آپ کو کسی سے محبت وہ؟

361. اسد :اگر آپ اسے یقن سے کہتے ہیں تو نام کون کون نہیں بتاتا؟

362. تانیہ :مجھے یقیں وہ آپ جھوٹ نہیں بولیں گے۔

363. اسد :دیکھ شید آپ کو جھٹ اور سچ کا فرک نہیں مالم۔ میرا سچ یہ ہے میں سچ نہیں بولتا۔

364. تانیہ :میں جنتی ہنک ای مرد کی محبت دھنک جیسی ہوتی وہ۔ دیکھنے والوں میں خوبصورت لیکین جلدی اتر جانے والی۔

365. اسد :تو پھر مرد سچ کیسے بولے؟

366. تانیہ :میں آپ کی مدد کرنا چاہتا ہوں۔ اگر ایسی کوئی بات ہے تو وہ آپ مجھے بٹا سکتے ہین۔ سن سکتی ہن۔ میں کوئی ٹین ایجر لاڑکی نہیں ہنک ای بارٹن ٹورنہ شرو کیر ڈن جی۔

367. اسد :دیکھی محبت کو چزوں کی عزت نہیں پارٹی میں۔

368. تانیہ :آپ کو برا تجربہ وہ۔ لیکن مین بیوی بین کین ہیلو پچھ رھی۔

369. اسد :چلو آپ نے کس بھینے تسلیم سے کیا آپ میری بیوی ہین۔

370. تانیہ :مجھے ہے رشتے سے چر بلکل نہیں وہ۔ بات سرف اتنی ہی کے بیوی کا لکب دے کر سارے اختیارات شوہر کو مل جاتی ہے۔

371. اسد :دیکھئے اگر آپ چٹی مرغی تو میں آپ کو چور دیتا ہوں۔

372. تانیہ :نکاح نام کو آپ اپنے پاوں کی زنجیر سمجھتی مرغی۔

373. اسد :دیکھے میرے خیال سے تنہا رہنے کا اپنا ہی ایک مزا وہ۔ اور مجھے تنھا میں بوہت مزا عطا وہ۔

374. تانیہ:لیکن آپ تنہا نہیں رہتے۔ آپ کی تنہائی میں بھی کوئی موجود وہ اور یہ میں آپ سے پوچھنا چاٹی ہوں ۔ لیکن ایپ کی زبن سے سنا چٹی ہوں کسی اور کی نہیں۔

375. اسد :دیکھو یہ سرف آپ کا خیال وہ آپ تلش کرتی رہی۔ شید آپ کو کوئی سورگ مل جائے گا۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 6 No.3 2022

منظر:32

376. اسد :شادی کے برے ایک دوسرے کو قابو کرنے والے مرد وو مذاق نہ وہ جو ایک دوسرے کو دریافت کرنے والے آدمی۔ تلاش کرنے والے مرد وہ۔

377. تانیہ :مجھے بھی اچھا لگا رہا وہ کے اب جو کچھ بھی ہم کرین گے اسکے زمرے میں

خود ہونگے۔

378. اسد :مرد کی محبت بوہت بی اعتبار چیز ہوتی ہے۔ لیکن ہے مرد ایک آگ بھی ہوتی ہے وہ اسکی تپش سے دل تپا لینے والے ادھورے نہیں رہتے۔

379. تانیہ :اورات کی محبت آپ کو سمجھتی ہے؟

380۔ اسد :ہن رات کی رانی کے پھول کٹ رہ ہوتی وہ۔ پھول سے دکھائی نہیں دیتا لیکن خوشبو دور تک پھل جاتی وہ۔ تانیہ !یہ دوری ہم اور کرب لگی۔

381. تانیہ :کیا دوری کو ابھی قائم رہنا چاہیئے۔ ٹیک جاب ہیلو فیسلہ اب ہم کرین وو جلدی بازی میں نہ ہو ساہی ہو

382. اسد :کراچی آون سے میں آپ سے مل سکتا ہوں۔

383. تانیہ :ہن۔

حوالہ جات

عامرہ شاہد) پروڈکشن انچارج بول انٹرٹیمنٹ(، پرسنل کمیونیکیشن، 22 ستمبر 2017 کو بول نیٹ ورک آفس، کراچی میں

امجد اسلام امجد) شاعر، کالم نگار، اسکرپٹ رائٹر(، ٹیلی فونک کمیونیکیشن، 3 جولائی،2017

آمنہ نواز خان) ٹی وی ڈائریکٹر(، ٹیلی فونک کمیونیکیشن، 31 اکتوبر، 2017 اصغر ندیم سید) شاعر، اسکرپٹ رائٹر(، ٹیلی فونک کمیونیکیشن، 18 اگست،2017

ایوب خاور) ڈائریکٹر، رائٹر(، پرسنل کمیونیکیشن، 30 اگست 2017 کو دنیا نیوز آفس میں

بندورا، .A سوچ اور عمل کی سماجی بنیادیں :ایک سماجی علمی نظریہ، اینگل ووڈ کلفس، این جے، پرینٹس ہال، انکارپوریٹڈ جوشی، یو۔(2002) ۔ میڈیا ریسرچ کراس سیکشنل تجزیہ،) پہلا ایڈیشن) (مصنفین پریس، دہلی،(1986 ، صفحہ19 ،20 ،06 ۔

بختیار احمد) پروڈیوسر، مصنف(، ذاتی رابطہ، 2 ستمبر 2017 کو انٹرویو لینے والے کی رہائش گاہ، کراچی میں

Boyatzis، .R کوالیٹیٹو انفارمیشن : تھیمیٹک اینالیسس اینڈ کوڈ ڈیولپمنٹ،) سیج پبلیکیشنز،(1998

بلال زبیدی، ڈاکٹر ریاض احمد شیخ، پاکستان میں ترقی پسند سوچ کا عروج و زوال :پی ٹی وی ڈرامہ روایت کا اندازہ، جون - جون2013، JISR-MSSE ، جلد11 ،

فائل سے حاصل کیا گیاC:/Users/user/Downloads/1401MSsS02.pdf///:

ڈان اخبار، سٹی صفحہ4 ، محمد حسین خان، تیسرا عالمی مشاعرہ، اس سے ماخوذhttps://www.dawn.com/news/302081 :

فصیح باری خان) اسکرپٹ رائٹر(، پرسنل کمیونیکیشن، 13 ستمبر 2017 اے آر وائی آفس، کراچی میں

فٹزجیرالڈ، ایم آر ماس میڈیا میں اقلیتوں کے ارتقائی مراحل :امریکی انڈین ٹیلی ویژن کی نمائندگی کے لیے کلارک کے ماڈل کی ایک درخواست۔ جرنل آف کمیونیکیشن، 21(4)۔384 -367 ۔

DOI: 10.1080/10646175.2010.51965151 - (2010)۔

Gerbner, G., Gross, l., Morgan, M. and Signorielli, N. کے سیاسی ارتباط

ٹیلی ویژن دیکھنا۔ عوامی رائے سہ ماہی،(1)48، 283-300 ۔

(1984)۔DOI: 10.1093/poq/48.1B.283

گریگ گیسٹ، ارون بنس، لورا جانسن :کتنے انٹرویوز کافی ہیں؟ ڈیٹا سیچوریشن اور تغیر پذیری کے ساتھ ایک تجربہ۔ 1) فروری(2006

سے حاصل کیا گیا http://journals.sagepub.com/doi/abs/10.1177/1525822X05279903 :

حسن، اے جیو اور سٹار پلس ڈراموں اور ناظرین کے تاثرات کی نمائش، ماسٹرز تھیسس،) سرگودھا :شعبہ ابلاغیات، یونیورسٹی آف سرگودھا،(2008

حسینہ معین) اسکرپٹ رائٹر(، پرسنل کمیونیکیشن، 15 اگست 2017 انجمن ترقی اردو پاکستان آفس، کراچی میں

ابن آس) اسکرپٹ اور فکشن رائٹر(، پرسنل کمیونیکیشن، 10 اکتوبر 2017 کو الشمس پلازہ آفس، کراچی میں

کاظم پاشا) ڈرامہ ڈائریکٹر(، پرسنل کمیونیکیشن، 20 اگست 2017 کو انٹرویو لینے والے کی رہائش گاہ، کراچی میں

مصطفی شرجیل، 17) اپریل :(2014 پاکستانی ڈرامہ، ڈان امیجز پیج، اس سے ماخوذ https://www.dawn.com/news/1100379 :

ناصر اے، یہ پی ٹی وی ہے، پاکستان ٹیلی ویژن کارپوریشن،(2012)

نواز، ایم ماس کمیونیکیشن :این انٹروڈکشن ٹو انفارمیشن ریوولیشن، تھیوریز، سکلز اینڈ پریکٹس) ہائر ایجوکیشن کمیشن اسلام آباد، پاکستان،(2006 ، صفحہ 202

نور الہدی شاہ) اسکرپٹ، افسانہ نگار کالمسٹ(، پرسنل کمیونیکیشن، 18 جولائی، 2017 بول نیٹ ورک آفس، کراچی میں

سمیرا فاضل) اسکرپٹ رائٹر(، ٹیلی فونک کمیونیکیشن، 10 ستمبر 2017 ٹیلر، بصری اور زبانی جنسی ٹیلی ویژن کے مواد کے ایل ڈی ایفیکٹس اور رویوں اور عقائد پر سمجھی جانے والی حقیقت پسندی۔ دی جرنل آف سیکس ریسرچ،42، P.130-137 ۔

(2005)۔DOI: 10.1080/00224490509552266

ٹرولر، پی .انویسٹی گیٹنگ دی میڈیا) لندن :کولنز،1988